سوال

(62) پشہ وکالت کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید پش وکالت کو انجام دیتا ہے۔ بکر اس پر یہ الزام لگاتا ہے کہ پشہ وکالت کی مذہباً سخت ممانعت ہے۔ بلکہ حرمت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ لہذا ترک کر دیا جائے۔ پس ایسی صورت میں بروئے قرآن وحدیث شریف میں آیا فی الواقعی پشہ وکالت بموجب قول بکر مذہباً ناجائز وقابل ترک ہے۔ اگر ہے تو کس شرط کے ساتھ اگر نہیں ہے تو کسی طرح بصراحت و تفصیل اس فتاویٰ کو اخبار اہل حدیث میں شائع فرما کر آپ عند اللہ ماجور ہوں۔ وعند الناس مشکور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پشہ وکالت کی دو حیثیتیں ہیں۔ اصل منصب وکیل۔ دوم طریق عمل۔ منصب وکیل ہے تو یہ کہ عدالت کو صحیح قانونی مشورہ دے۔ اس منصب کے لحاظ سے تو جائز کاموں میں وکالت جائز ہے۔ الاان مقدمات میں جن میں قانون ہی خلاف شریعت ہے۔ مثلاً دیوانی میں معیاد قرضہ یا فوجداری میں شراب۔ خمر۔ اور زنا کا جواز۔ ایسے مقدمات میں بپا بندی قانون پیر عی کرنا بھی خلاف شریعت ہے حق یہ ہے کہ طریق عمل نے اس پیشے کو بہت کچھ مورود الزام بنایا ہے۔ جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں نہ مناسب ہے۔

درخانہ اگر کس است   یک حرف بس است

(فتاویٰ ثنائیہ۔ جلد 2 صفحہ 219)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 77